20081-اللہ تعالی کی صفت نزول کا اثبات

سوال

میں نے ایک حدیث پڑھی جس میں تھا کہ : "جب رات کی ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہر رات ہمارا رب تبارک وتعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا اور یہ کہتا ہے : کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کروں، اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اسے عطا کروں، اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اسے بخش دوں ؟"

1–اس حدیث کا صحت کے اعتبار سے کیا درجہ ہے ؟

2–اس حدیث کا معنی کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

میرے عزیز بھائی آپ کا سوال دو معاملات پر مشتمل ہے :

اول :

حدیث کا درجہ صحت :

یہ حدیث صحیح ہے اور کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین دو کتابوں میں یہ بیان کی گئی ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر رات ہمارا رب تبارک وتعالی رات کے آخری ایک تہائی حصہ میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا اور کہتا ہے : کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں" صحیح بخاري حدیث نمبر (1145) صحیح مسلم حدیث نمبر (1261).

اس حدیث کو تقریبا اٹھارہ صحابیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، اور اہل سنت کے ہاں اس حدیث کو قبولیت حاصل ہے،

دوم :

اللہ جل جلالہ کا آسمان دنیا پر نزول کا معنی :

میرے بھائی اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے آپ کو یہ علم ہونا چاہئے کہ رب جل جلالہ کا آسمان دنیا پر نازل ہونا اللہ تعالی کی صفات فعلیہ میں سے ایک صفت ہے، جو اس کی مشیئت اور حکمت سے متعلق ہے، اور یہ نزول حقیقی نزول ہے جس طرح اللہ تعالی کی جلالت اور عظمت کے شایان شان ہے، اللہ تعالی جیسے چاہے اور جب چاہے نزول فرماتا ہے، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے.

اس حدیث کی معنوي تحریف کرنا صحیح نہیں کہ اس حدیث کی یہ تفسیر اور شرح کی جائے کہ نزول سے اللہ تعالی کا حکم اور امر یا اس کی رحمت یا کوئی فرشتہ مراد ہے یہ سب معانی کئی وجوہات کی بنا پر باطل ہیں :

اول :

یہ تاول حدیث کے ظاہر کے خلاف ہے، اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کی ہے، اور اصل یہ ہے کہ کسی چیز کی اضافت اس کی طرف کی جاتی ہے جس سے اس کا وقوع ہو، یا اس کے ساتھ قائم ہو، لھذا جب اسے کسی دوسرے کی جانب پھیر دیا جائے تو یہ تحریف ہوگی جو اصل کے مخالف ہے.

اور ہمیں یہ علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ علم والے تھے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تھے، اور جو خبریں دیتے اس میں سب سے زیادہ سچے تھے، لھذا ان کی کلام میں کوئی کسی قسم کا جھوٹ نہیں، اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی پر کوئی بات کہیں نہ تو اللہ تعالی کے اسماء میں اور نہ ہی اس کی صفات اور اس کے افعال میں اور نہ ہی اللہ تعالی کے احکام میں کوئی بات اپنی طرف سے کہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اگر یہ ہم پر کوئی بات بنا لیتا، تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے}. الحاقۃ (44–46)

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو مخلوق کی ہدایت اور راہنمائی کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے، لھذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا : "ہمارا رب نزول فرماتا ہے"

اگر کوئی شخص اس حدیث کے ظاہري الفاظ کے خلاف بات کرتا ہوا یہ کہے : اس سے اللہ تعالی کا حکم نزول ہے، تو ہم اسے کہیں گے کہ کیا تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے متعلق زیادہ علم رکھتے ہو؟! حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں : "ہمارا رب نزول فرماتا ہے" اور تم یہ کہتے ہو کہ اس کا حکم نازل ہوتا ہے، یا پھر امت کے لئے تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ناصح ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے خلاف مخاطب کیا جو وہ چاہتا تھا؟!

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کوئی بھی لوگوں سے ایسے مخاطب ہو جو مراد کے خلاف ہو تو وہ ان کے لئے ناصح نہیں، یا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ فصیح ہو؟! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تحریف اس سے خالی نہیں کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہوتی ہے، جس پر کوئی بھی مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کبھی بھی راضی نہیں ہوسکتا.

دوم :

یہ کہ اللہ تعالی کے حکم یا رحمت کا نزول رات کے اس حصہ کے ساتھ کوئی خاص نہیں بلکہ اس کا حکم اور رحمت دونوں ہر وقت نازل ہوتے ہیں، اگر بالفرض اس تقدیر اور تاویل کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ اس چیز کے نزول کی حد آسمان دنیا ہے، اور آسمان دنیا پر رحمت کے نزول کا ہمیں کیا فائدہ جبکہ وہ ہم تک پہنچی ہی نہیں؟! حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ہمیں خبر دیتے؟!

سوم :

حدیث اس پر دلالت کر رہی ہے کہ نازل ہونے والا یہ کہتا ہے : کون ہے مجھ سے پکارنے والا میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے اور میں اسے بخش دوں" اور یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی یہ کہے.

دیکھیں : مجموع فتاوي ورسائل الشیخ محمد بن صالح الثمین (1/203-215).

واللہ اعلم.